روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 25 /اکتوبر 2011ء 26ذیقعد 1432 ہجری 25 /اخاء1390 ہش جلد 61-96 نمبر243

رعایا کا گناہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کو دعوت اسلام کا جو خط بھجوایا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم نے انکار کیا تو رعایا کے انکار کا گناہ بھی تیرے ذمہ ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ھل یر شد المسلم حدیث نمبر-2719)

اس دورہ میں دین حق کی خوبصورت تعلیم مختلف ممالک کے طبقوں میں پہنچانے اور شکوک دور کرنے کا موقع ملا

اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کے سلسلے کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے

جماعتوں کے اندر اخلاص و وفا، غیروں میں جماعت کا اثر اور دین حق کو سمجھنے کی طرف توجہ پہلے سے زیادہ نظر آئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ اکتوبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/ اکتوبر 2011ء بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں یورپ کے مختلف ممالک جرمنی، ناروے، ہالینڈ، ڈنمارک اور بیلجیئم وغیرہ کے اپنے حالیہ دورے کی روداد اور سفر کے احوال بیان فرمائے۔ فرمایا کہ دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے، جماعتوں کے اندر ایمان و اخلاص اور وفا کے نمونے نظر آئے، غیروں میں جماعت کا اثر، غیروں کا جماعت کے ساتھ تعلق بڑھانے اور قائم کرنے کی کوشش اور دین حق کو سمجھنے کی طرف توجہ پہلے سے زیادہ نظر آئی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہر قدم جو جماعت کا ترقی کی طرف اٹھتا ہے، ہماری کوشش سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کا تعارف اور آپ کے حوالے سے دین حق کا جو حقیقی پیغام دنیا کو پہنچ رہا ہے اس کے مثبت نتائج نکل رہے ہیں۔ یہ خدائی وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف ممالک میں دورہ کے دوران دین حق کی خوبصورت اور حقیقی تعلیم مختلف طبقوں میں پہنچانے اور دین حق کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دوران دورہ جن کاموں اور امور کی توفیق ملی اس کا مختصر خلاصہ اس طرح ہے کہ جرمنی میں پڑھے لکھے طبقہ کی حضور انور کے ساتھ علمی نشست ہوئی۔ دو بیوت الذکر کے سنگ بنیاد رکھنے کا موقع ملا، وہاں کے ڈپٹی میئر کی حضور انور سے ملاقات، دوران گفتگو دین حق کے بارے میں غلط تصورات کو دور فرمایا۔ فرینکفرٹ قیام کے دوران خدام، اطفال اور لجنہ کے اجتماعات میں شمولیت کی۔ خدام اور اطفال میں اطاعت امام کی تعریف فرمائی۔ لجنہ کے پروگراموں کا بھی تذکرہ کیا اور جلسوں اور اجتماعات میں بچوں والی عورتوں کو بچوں کو خاموش کروانے اور خود بھی خاموشی اور پوری توجہ کے ساتھ کارروائی دیکھنے اور سننے کی تاکید فرمائی۔ جرمنی کے بعد ناروے روانگی ہوئی۔ ناروے میں بیت النصر کا افتتاح ہوا، بیت الذکر کی تعمیر کے حوالے سے بعض مشکلات اور کچھ احوال بیان کرتے ہوئے ناروے کی چھوٹی سی جماعت کی مالی قربانیوں کو سراہا۔ بعض تربیتی کمزوریوں کا ذکر کر کے نصیحت فرمائی کہ دنیا کی ہر احمدی بچی اور بچے احمدیت کا صحیح نمونہ بنیں۔ فرمایا کہ اگر ہماری لڑکیوں اور عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو آئندہ نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ حضور انور نے ناروے حکومت کی طرف سے سیکیورٹی فراہم کئے جانے پر ناروے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ ناروے پارلیمنٹ ہاؤس میں پارلیمینٹیرئنز کے ساتھ ایک ریسیپشن ہوئی اور جماعت کے تعارف کا موقع ملا۔ اسی طرح مختلف اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینل کے نمائندوں نے حضور انور سے انٹرویوز بھی کئے اور پھر اخبارات میں اس بیت الذکر کی تعمیر کے حوالے سے خبریں بھی شائع کیں اور اظہار کیا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر امن کی علامت ہے۔ نارویجیئن وزیر دفاع کے نیک تاثرات کا بھی حضور انور نے اظہار فرمایا۔ ناروے سے ہمبرگ واپسی ہوئی، وہاں بھی دو پارلیمینٹیرئنز کے ساتھ ہیومن رائٹس کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ڈنمارک کے ایک شہر ناقسکو کا دورہ کیا، وہاں کے ڈپٹی میئر اور بعض اور پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے حوالے سے علمی نشست ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیلجیئم میں پہلی بیت الذکر جس کا نام بیت المجیب رکھا گیا ہے، کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔ وہاں بھی ممبر آف پارلیمنٹ اور میئر آئے ہوئے تھے، ان سب نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک میئر نے کہا کہ مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ بیت الذکر صرف ایک بیت الذکر ہی نہیں بلکہ یہ بیت الذکر بیلجیئم اور اس علاقے کے عوام کیلئے امن اور محبت کا ایک نشان اور علامت بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کے سلسلے کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے۔ جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ ان کی بناء صرف انسانی خیال پر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اس نے ترقی کرنی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور ہمیں ان ترقیات کے نظارے بھی دکھائے۔ آمین

حضور انور نے آخر پر مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب کھیوہ باجوہ سیالکوٹ کی وفات پر ان کی جماعتی خدمات اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ضرورت کارکنان درجہ دوم

صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ :۔

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45% نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495 ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار کیلئے InPage اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔ صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔ صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

5۔ جو دوست صدر انجمن میں بطور محرر ملازمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کیلئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے 13 نومبر 2011ء کو امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔

6۔ نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

☆ قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
☆ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
☆ کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات
☆ مضمون:۔ بابت عقائد جماعت احمدیہ۔
☆ نظم از درثمین (شان اسلام)
☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ
☆ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات
☆ امیدوار کا خوشخط ہونا لازمی ہو گا۔ اور اردو InPage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا ملازمت کیلئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔ تحریری امتحان اور انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال سے طبی معائنہ کرانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

سچائی ایک ایسی چیز ہے جو نبی کے سچا ہونے کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو تبھی پورا کر سکتے ہیں جب اس خُلق کو اپنائیں گے

حضرت مسیح موعود کے ساتھ حقیقت میں جڑنا تو تبھی ہوگا جب کوئی تم پر یہ کہہ کر انگلی نہ اُٹھائے کہ یہ شخص جھوٹا ہے

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی فتح کے لئے سچائی کا ہتھیار ہے جو ہم نے استعمال کرنا ہے

احمدیت کی ترقی کا حصہ بننے کے لئے اس سچائی کے پھیلانے کے لئے جو احمدیوں کی ذمہ داری ہے اُس کو ادا کرنے کے لئے ہمیں اپنے عمل بھی سچے کرنے ہوں گے

فیصل آباد کے مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد رمضان بٹ صاحب کی دردناک قربانی کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 ستمبر 2011ء بمطابق 9 تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سچائی ایک ایسا وصف ہے کہ جس کے اپنانے کے بارے میں صرف مذہب ہی نے نہیں کہا بلکہ ہر شخص جس کا کوئی مذہب ہے یا نہیں اس اعلیٰ خُلق کے اپنانے کا پُر زور اظہار کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو اس اظہار کے باوجود سچائی کے اظہار کا حق نہیں ادا کیا جاتا۔ جس کو جب موقع ملتا ہے اپنے مفاد کے حصول کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ انسان کی ذاتی زندگی سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک میں سچائی کا خُلق اپنانے کا جس شدت سے اظہار کیا جاتا ہے اُسی شدت سے وقت آنے پر اُس کی نفی کی جاتی ہے۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے روزمرہ کے معمولی معاملات میں بھی جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے اور وہ حقیقی سچائی جسے قولِ سدید کہتے ہیں اُس کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ کاروباری معاملات ہیں تو دنیا کا ایک بہت بڑا طبقہ اِن میں جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ معاشرتی تعلقات ہیں تو ان میں بسا اوقات جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ملکی سیاست ہے تو اس میں سچ کا خون کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی سیاست اور تعلقات ہیں تو اِس کی بنیاد بھی جھوٹ پر ہے۔ اکثر دفعہ تو یہی دیکھنے میں آیا ہے۔ حتی کہ مذہب جو خالصتاً سچائی کو لانے والا اور پھیلانے والا ہے اس میں بھی مفاد پرستوں نے جھوٹ کو شامل کر کے سچ کی دھجیاں بکھیر دی ہیں یا کوشش کرتے ہیں کہ سچ کو اس طرح چھپا دیں کہ سچ کا نشان نظر نہ آئے۔ بعض لوگ تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ جو ہے وہ جھوٹ بن جائے اور جھوٹ جو ہے وہ سچ بن جائے۔ یہ بے خوفی اور بیبا کی سچائی کو ہر سطح پر پامال کرنے کی اس لئے پیدا ہوگئی ہے کہ خدا تعالیٰ پر یقین نہیں رہا۔ اگر خدا تعالیٰ پر یقین ہو تو ہر سطح پر جھوٹ کا سہارا اس طرح نہ لیا جائے جس طرح اس زمانے میں لیا جاتا ہے یا اکثر لیا جاتا ہے۔ ذاتی زندگی میں گھروں میں ناچاقیاں اس لئے بڑھتی ہیں کہ سچائی سے کام نہیں لیا جاتا اور اس سچائی سے کام نہ لینے کی وجہ سے میاں بیوی پر اعتماد نہیں کرتا اور بیوی میاں پر اعتماد نہیں کرتی اور جب بچے دیکھتے ہیں کہ ماں باپ بہت سے موقعوں پر جھوٹ بول رہے ہیں تو بچوں میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ نئی نسل جب بعض غلط کاموں میں پڑ جاتی ہے وہ اس لئے کہ گھروں کے جھوٹ اُنہیں برائیوں پر اُبھارتے ہیں۔ یوں لاشعوری طور پر یا شعوری طور پر اگلی نسلوں میں بجائے سچائی کی قدریں پیدا کرنے کے اُسے بعض گھر زائل کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر باقی معاشرے سے تعلقات کا بھی یہی حال ہے۔ اسی طرح کاروباری جھوٹ ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بدقسمتی سے (-) ممالک میں یہ زیادہ عام بیماری ہے۔ سچائی اور صداقت کا جتنا شور مچایا جاتا ہے اتنا ہی عملاً اس کی نفی کی جاتی ہے۔ اسی طرح ملکی سیاست ہے اس میں عموماً جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے لیکن (-) کہلانے والے ممالک جن کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچائی پر قائم رہنے اور جھوٹ سے نفرت کرنے کی تلقین کی ہے، بڑی شدت سے ہدایت دی ہے وہ اُتنا ہی جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں کراچی اور سندھ کے حالات پر جب ایک سیاستدان نے اپنے لوگوں سے ناراض ہو کر اندر کا تمام کچا چٹھا بیان کیا تو بعض سیاستدانوں اور تبصرہ نگاروں نے یہ تبصرہ کیا کہ سچائی کا اظہار سیاستدان کا کام نہیں ہے۔ سیاستدان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ کبھی سچ بولے۔ یہ اگر سچ بول رہا ہے تو یہ سیاستدان نہیں ہے بلکہ پاگل ہو گیا ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا کہ جو باتیں ہیں وہ غلط ہیں، تبصرہ ہو رہا ہے تو اس بات پر کہ یہ سچ بول رہا ہے اس لئے پاگل ہے۔ تبصرے والے کہتے ہیں کہ اس نے اپنی سیاسی زندگی اور دنیاوی منفعت کو داؤ پر لگا دیا ہے، جو صرف ایک پاگل ہی کر سکتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک یہ سچائی اور صداقت زوال کا ذریعہ بنے گی۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ پس ان کی نظر میں سیاست اور حکومت خدا کے قول پر حاوی ہے۔ اللہ اور اُس کا رسول کہتے ہیں جھوٹ نہ بولو۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ سیاست اور حکومت کے لئے جھوٹ بولو، اگر نہیں بولو گے تو تم غلط کرو گے۔ اس کے باوجود یہ لوگ پکے مسلمان ہیں اور احمدی غیر مسلم ہیں جو سچائی کی خاطر اپنے کاروباروں، منفعتوں اور جانوں کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں اس لئے کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں جس نے کہا ہے کہ جھوٹ شرک ہے اور اُس نبی کو ماننے والے ہیں جس پر آخری شرعی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کتاب قرآنِ کریم نازل ہوئی اور جن کا فرمان ہے کہ تمام برائیوں کی اور گناہوں کی جڑ جھوٹ ہے۔

پھر بین الاقوامی سیاست ہے تو اس میں مسلمان حکومتیں ہوں یا مغربی حکومتیں ہوں اِن سب کا ایک حال ہے۔ اِن ملکوں کو جو آپس کے تعلقات میں عموماً سچائی کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ان میں سچ ہے۔ جب دوسرے ممالک کا سوال پیدا ہو، مسلمان ممالک کا سوال پیدا ہو، دوسری حکومتوں کا سوال پیدا ہو تو ان کی سچائی کے نظریے بالکل بدل جاتے ہیں۔ ان کا حال تو پہلے عراق پر جو حملے انہوں نے کئے اُسی سے پتہ چل گیا۔ جب صدام حسین کو اُتارنے کے لئے عراق کو تباہ و برباد کر دیا، اُس کے وسائل پر قبضہ کر لیا تو پھر کہہ دیا کہ ہمیں غلطی لگی تھی۔ جتنا ظلم اور خوفناک منصوبہ بندی اور خطرناک ہتھیاروں سے دنیا کو تباہ کرنے اور ہمسایوں کو زیرِ نگیں کرنے کی ہمیں اطلاعیں ملی تھیں کہ صدام حسین کرنا چاہتا ہے، اُتنا کچھ تو وہاں سے نہیں نکلا۔ پھر لیبیا کو نشانہ بنایا گیا تو اب کہتے ہیں کہ اصل میں غلط اطلاعیں تھیں۔ اتنا ظلم وہاں عوام پر نہیں ہو رہا تھا۔ تو یہ سب باتیں مغربی پریس ہی اب دے رہا ہے۔ انہی کے تبصرے آ رہے ہیں۔ پس پہلے جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے حملے کئے جاتے ہیں۔ پھر سچا بننے کے لئے اپنے میڈیا کے ذریعے سے ہی کہہ دیا جاتا ہے کہ ہمیں غلطی لگی۔ جتنا کچھ ہمیں بتایا گیا تھا اُتنا کچھ ثابت نہیں ہوا۔ اصل میں تو یہ سچائی بھی جھوٹ چھپانے کے لئے ہے۔ مقصد وسائل پر قبضہ کرنا تھا جو ہو گیا لیکن اس کا موقع بھی (-) ہی مہیا کرتے ہیں۔ اگر سینکڑوں بلین ڈالرز کی ملک کی دولت عوام پر خرچ کی جائے تو نہ کبھی ملک کے اندر ایسے فتنے فساد اُٹھیں، نہ ان لوگوں کو دخل اندازی کی جرأت ہو۔

بہرحال خلاصہ کلام یہ کہ بین الاقوامی جھوٹ اور صداقت کو نہ صرف چھپانے بلکہ اس کی دھجیاں بکھیرنے میں عموماً تمام دنیا کی حکومتیں ہی اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بچ جائیں گے۔ اگر اس دنیا میں بچ بھی جائیں تو ایک آئندہ زمانہ بھی آنا ہے، ایک آئندہ زندگی بھی ملنی ہے، ایک آئندہ دنیا بھی ہے جس میں تمام حساب کتاب ہونے ہیں۔

پھر ان دنیا داروں پر ہی بس نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب کے نام پر مذہب کے نام نہاد علمبردار سچائی کو رَد کرتے ہیں اور جھوٹ کو فروغ دیتے ہیں۔ اس میں (-) دشمن طاقتیں بھی ہیں جو (دین حق) کے خلاف ہیں اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مخالفین بھی ہیں یعنی (-) بھی شامل ہیں جو (-) دشمن طاقتوں کا ہی کردار ادا کر رہے ہیں۔ سچائی کو جانتے ہیں لیکن اپنے مفادات اور منبر کی خاطر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ عوام الناس کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ رہے ہیں۔ کئی ہیں جو حضرت مسیح موعود اور جماعت کی کتب اور لٹریچر پڑھ کر درس دیتے ہیں، اُسی سے تقریریں تیار کرتے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ ان کے پاس مخالفین (-) کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی دلائل نہیں ہیں، کوئی مواد نہیں ہے، لٹریچر نہیں ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود ہی ہیں جنہوں نے (-) کا دفاع ایسے پُرزور اور پُرشوکت رنگ میں کیا ہے اور ایسے دلائل کے ساتھ کیا ہے کہ جس کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ لیکن عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے حضرت مسیح موعود کے بارے میں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ پہلے بھی میں ایک دفعہ ذکر کر چکا ہوں اور ایک دو دفعہ نہیں، مختلف لوگوں کے بارے میں، علماء کے بارے میں جو ٹی وی پر آ کر بڑے درس بھی دیتے ہیں اور تقریریں کرتے ہیں کسی نے بتایا ہے کہ خود اُنہوں نے اُن کے گھروں میں تفسیرِ کبیر کی اور کتب کی جلدیں دیکھی ہیں اور اس لئے نہیں کہ صرف اعتراض تلاش کریں۔ وہ تو ظاہر کرنے کے لئے کرتے ہی ہیں، لیکن خود انہوں نے بتایا کہ اس سے فائدہ اُٹھا کر یہ اپنے درسوں وغیرہ میں دلائل استعمال کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں کو (دین حق) کی برتری ثابت ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے عوام الناس کو بھی سچائی کے راستے دیکھنے کے طریق کبھی نہیں بتائیں گے کہ کہیں اس سے ان کے منبر و محراب ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔ اُس سے ہاتھ نہ دھونے پڑ جائیں۔ لیکن بہرحال یہ ان کی کوششیں ہیں اور ہر زمانے میں جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی فرستادے کو بھیجتا ہے تو مخالفین یہی کوششیں کرتے ہیں لیکن ایک اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی چلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ غالب رہتی ہے۔ سچائی کو ہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے غالب کرنا ہے اور اسی لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا آیا ہے کہ جب جھوٹ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے جب فساد اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے، سچائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو اُس وقت یہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور انبیاء آتے ہیں جو سچائی کو پھر دنیا میں قائم کرتے ہیں، جو مخالفت کے باوجود سچائی کا پرچار کرتے ہیں اور آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اُن کے راستے میں دشمن لاکھ روڑے اٹکائے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب ہو کر رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ ان انبیاء کے ساتھ رہتی ہے، اُس کے فرستادوں کے ساتھ رہتی ہے، اُن کی مدد کرتی رہتی ہے۔ یہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ یہ جلسے کرتے ہیں جلوس نکالتے ہیں ظلم کرتے ہیں۔

اب 7 ستمبر کے حوالے سے پاکستان میں جلسے ہوئے، ربوہ میں بھی جلسہ ہوا۔ بڑے بڑے علماء، جو ان کے چوٹی کے علماء آتے ہیں، آئے اور جلسوں کا نام رکھا ہوتا ہے ''تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس''، اور وہاں سوائے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے کے جماعت کے خلاف یاوہ گوئی کرنے کے اور کچھ نہیں ہو رہا ہوتا۔ ساری رات اسی طرح کی بیہودہ گوئی کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر اللہ اور رسول کے نام پر۔ تو بہرحال یہ تو ان کا حال ہے لیکن اُس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تقدیر چل رہی ہے اور جماعت کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اگر اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے اور اُس کے بھیجے ہوئے غالب نہ آئیں تو پھر اللہ تعالیٰ تو نعوذ باللہ اپنے وعدوں میں غلط ثابت ہو اور دین پر سے انبیاء پر سے خدا تعالیٰ پر سے دنیا کا ایمان اُٹھ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ تو اس ایمان کو قائم رکھنے کے لئے نیک فطرتوں کے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے ایسے نظارے دکھاتا ہے جو ہر لحہ اُن کے ایمان میں تقویت کا باعث بنتے ہیں۔ کچھ پرانے قصوں میں سچائی کے واقعات بیان کر کے اپنے ماننے والوں کے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں، کچھ تازہ واقعات بیان کر کے اپنے دین کے بانی اور ان کے سچے ہونے کے واقعات سے متاثر کرتے ہیں اور اُس کے ماننے والے متاثر ہوتے ہیں، کچھ کو اللہ تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے کی سچائی کے بارے میں اطلاع دے کر رہنمائی فرماتا ہے۔ بہرحال مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی سچائی اور صدق ہی اُسے اپنے وقت میں، اپنی زندگی میں یعنی اُس نبی کی زندگی میں اُس فرستادے کی زندگی میں لوگوں کی توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنتا ہے اور کچھ بعد میں دین کی ترقیات دیکھ کر، ماننے والوں کے عمل دیکھ کر، اُس جماعت کو دیکھ کر جو اُس نبی کے ساتھ جُڑی ہوتی ہے، خدا کی طرف سے رہنمائی پا کر ہدایت پاتے ہیں۔

بہرحال جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو آپ کو لوگ، اُس زمانے کے کفار بھی صدوق و امین کے نام سے ہی جانتے تھے۔

(السیرة النبویة لابن ہشام ، حدیث بنیان الکعبة...... صفحہ 155 ، ما دار بین رسول اللہ ﷺ وبین رؤساء قریش صفحہ 224 دارالکتب العلمیة بیروت 2001ء)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ہی تھی کہ جب آپ نے اپنے عزیزوں اور مکّہ کے سرداروں کو جمع کر کے کہا کہ اگر مَیں تمہیں کہوں کہ اس ٹیلے کے پیچھے ایک فوج چھپی ہوئی ہے جو تمہیں نظر نہیں آ رہی تو کیا یقین کر لو گے۔ جو بظاہر ناممکن بات تھی کہ اُس کے پیچھے کوئی فوج چھپی ہو یہ ہو نہیں سکتا کہ نظر نہ آئے۔ لیکن اس کے باوجود سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تُو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس لئے ہم یقین کر لیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر ، سورة تبت یدا ابی لہب باب 1/1 حدیث نمبر 4971)

پھر آپؐ نے اُن لوگوں کو تبلیغ کی۔ لیکن یہ دنیادار لوگ تھے۔ جو پتھر دل تھے اُن پر تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوا، اُن کے انجام بھی بد ہوئے، کچھ بعد میں مسلمان ہوئے۔

تو بہرحال انبیاء اپنی سچائی سے ہی دنیا کو اپنی طرف بلانے کے لئے قائل کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کے ذکر کو بیان فرماتے ہوئے قرآنِ کریم میں آپ کے یہ الفاظ محفوظ فرمائے ہیں کہ (-) (سورۃ یونس:17) یعنی پس میں اس سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں کیا تم عقل نہیں کرتے۔ یہ وہ دلیل ہے جو نبوت کی سچائی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کے متعلق دی کہ مَیں نے ایک عمر تمہارے درمیان گزاری ہے کبھی جھوٹ نہیں بولا اب بوڑھا ہونے کو آیا ہوں تو کیا اب جھوٹ بولوں گا اور وہ بھی خدا تعالیٰ پر؟ جس نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور یہ بھی میری تعلیم میں درج ہے۔ اور مَیں تو آیا ہی توحید کے قیام کے لئے ہوں۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا۔ پس انبیاء کی تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ اور ہتھیار اُن کی سچائی کا اظہار ہوتا ہے۔ اُن کی زندگی کے ہر پہلو میں سچائی کی چمک ہوتی ہے جس کا حوالہ دے کر وہ اپنی تبلیغ کرتے ہیں اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو بھی یہ الہام ہوا کہ (-) اور میں ایک عمر تک تم میں رہتا رہا ہوں کیا تم کو عقل نہیں۔

اس بارے میں ''نزول المسیح'' میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قریباً 1884ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ (-) اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا۔ چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے (جب آپ نے یہ لکھا فرمایا کہ میری عمر پینسٹھ سال ہے) کوئی شخص دُور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا کوئی داغ ثابت نہیں کر سکتا بلکہ گزشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت پُرزور الفاظ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس کے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ کا مصدق ہے''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 590)

پس سچائی ایک ایسی چیز ہے جو نبی کے سچا ہونے کے لئے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، تبھی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے انبیاء کی اس بات کو کہ مَیں ایک عمر تک تم میں رہا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا کیا اب بولوں گا، اس بات کو اپنے پیاروں کی ایک بہت بڑی خاصیت اور صفت کے طور پر پیش فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے بارے میں یہ اقتباس بھی جو پڑھا ہے، آپ نے سنا۔ جب آپ کی سیرت پر دشمن بھی داغ نہیں لگا سکے تو سچائی جو سیرت کا سب سے اعلیٰ وصف ہے اس کے بارے میں کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں۔.......... اور آج بھی جو لوگ نیک نیت ہیں اور نیک نیت ہو کر خدا تعالیٰ سے ہدایت اور مدد مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن پر حضرت مسیح موعود کی سچائی ثابت فرماتا ہے۔

ابھی گزشتہ جمعہ پر مَیں نے بعض واقعات بیان کئے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی سچائی کی تصدیق فرمائی جن لوگوں نے خالص ہو کر نیک نیت ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد اور دعا مانگی۔ پس یہ سچائی ہے جس کو انبیاء لے کر آتے ہیں جس کا اظہار اُن کی زندگی کے ہر پہلو سے ہوتا ہے اور یہ سچائی ہی ہے جس کو ہم نے (جو حضرت مسیح موعود کے ماننے والے ہیں) دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ کیونکہ انبیاء کے ماننے والوں کا بھی کام ہے کہ جس نبی کو وہ مانتے ہیں اُس کی سچائی کے بارے میں بھی دنیا کو بتائیں۔ اُنہیں بھی ہدایت کے راستوں کی طرف لائیں اور اس زمانے میں (دین حق) ہی وہ آخری مذہب ہے جو سب سچائیوں کا مرکز ہے۔ یہی وہ واحد مذہب ہے جو اپنی تعلیم کو اصلی حالت میں پیش کرتا ہے۔ یہی وہ واحد مذہب ہے جس میں ابھی تک خدا تعالیٰ کی کتاب اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ قیامت تک موجود رہے گی۔ یہ قرآنِ کریم کا دعویٰ ہے جو سچائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ باقی سب مذہبی کتب میں کہانیوں اور قصوں اور جھوٹ کی ملونی ہو چکی ہے۔ پس اس سچائی سے دنیا کو روشناس کروانا ایک مومن کا فرض ہے۔ لیکن (-) کی اکثریت تو خود غلط کاموں میں پڑی ہوئی ہے جیسا کہ پہلے بھی میں نے بیان کیا وہ کسی کو سچائی کا کیا راستہ دکھائیں گے۔

ایک موقع پر غیروں کے ساتھ ایک مجلس ہو رہی تھی۔ اکثریت عیسائی تھے، اکثریت کیا بلکہ تمام ہی عیسائی تھے۔ تو یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت مسیح موعود یہ پیغام لے کر آئے ہیں اور تمام دنیا کے لئے پیغام ہے، (مومنوں) کے لئے بھی ہے، عیسائیوں کے لئے بھی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو نیک فطرت ہیں وہ آپ کے ہاتھ پر جمع ہوں گے، چاہے وہ عیسائی ہوں یا ہندو ہوں یا کوئی ہو۔ تو اُس عیسائی نے ایک بات کی غالباً کسی یونیورسٹی کا پروفیسر تھا لیکن مذہب سے اُس کا کافی تعلق تھا۔ مجھے کہنے لگا پہلے (-) کی اصلاح کر لیں پھر ہماری عیسائیوں کی اصلاح کریں۔ تو بہرحال اُس کو جواب تو میں نے اُس وقت دیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ (-) کی اصلاح ہونا ضروری ہے اور (-) کی وجہ سے ہی بعض دفعہ شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود تو اس لئے آئے تھے تا کہ (-) کی بھی اصلاح کریں اور (-) کے لئے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم فرمایا تھا کہ جب وہ امام مہدی آئے تو تم اُس کو ماننا، چاہے برف کی سِلوں پر جا کر ماننا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4084)

لیکن ہم احمدی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم نے یہ سچائی کا پیغام دنیا کو پہنچانا ہے، لیکن کس طرح؟ پہلے تو ہمیں اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا ہوگا۔ انبیاء نے اپنی سچائی کی دلیل اپنی زندگی میں سچ کی مثالیں پیش کر کے دی کہ روزمرہ کے عام معاملات سے لے کر انتہائی معاملات تک کسی انسان سے تعلق میں، Dealing میں کبھی ہم نے جھوٹ نہیں بولا۔ پس یہ سچائی کا اظہار ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں کرنا ہوگا۔ اور یہی کام ہے جو انبیاء کے ماننے والوں کا ہے کہ جس طرح انبیاء اپنی مثال دیتے ہیں اُن کے حقیقی ماننے والے بھی اپنی سچائی کو اس طرح خوبصورت کر کے پیش کریں کہ دنیا کو نظر آئے۔ ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ پس اس اسوہ پر چلتے ہوئے سچائی کے خُلق کو سب سے زیادہ ہمیں اپنانا ہوگا۔ ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو تبھی پورا کر سکتے ہیں جب اس خُلق کو اپنائیں گے۔ تبھی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن سچائی کے یہ معیار تبھی حاصل ہوں گے جب ہم ہر سطح پر خود اپنی زندگی کے ہر لمحے کو سچائی میں ڈھالیں گے۔ ہماری گھریلو زندگی سے لے کر ہماری باہر کی زندگی اور جو بھی ہمارا حلقہ اور ماحول ہے اُس میں ہماری سچائی ایک مثال ہوگی، تبھی ہماری باتوں میں بھی برکت ہوگی، تبھی ہمارے اخلاق اور سچائی دوسروں کو متاثر کر کے احمدیت اور (دین حق) کے قریب لائیں گے۔ پس اس کے لئے ہمیں ایک جدوجہد اور کوشش کرنی ہوگی۔ اپنے عملوں کو سچائی سے سجانا ہوگا۔ اگر ہم چھوٹے چھوٹے مالی فائدوں کے لئے جھوٹ کا سہارا لینے لگ گئے تو پھر ہماری باتوں کا کیا اثر ہوگا۔

جیسا کہ پہلے میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں اگر ہم غلط بیانی کر کے مثلاً حکومت سے، کونسل سے مالی مفاد حاصل کر رہے ہیں، اگر ہم اپنے ٹیکس صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے تو پکڑے جانے پر پھر جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کیونکہ احمدی کا ہر ایک کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے اور جب بدنامی ہو جائے تو پھر (دعوت الی اللہ) کیا ہوگی؟ کس طرح ثابت کریں گے کہ جس جماعت سے آپ کا تعلق ہے جس کا دعویٰ ہے کہ احمدی برائیوں میں ملوث نہیں ہوتے، قانون کے پابند رہتے ہیں، باقی (-) سے مختلف ہیں کیونکہ انہوں نے اس زمانے میں اُس شخص کی بیعت کی ہے جو دنیا کی رہنمائی کے لئے آیا ہے تو یہ ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ پس یہ ثابت کرنے کے لئے ہمیں

اپنے عملوں کو درست کرنا ہوگا، چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ہم کس طرح ثابت کریں گے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو قرآن وسنت پر عمل کرنے والے ہیں۔ پس ہمیں اس کام کو پھیلانے کے لئے جماعت کی نیک نامی کے لئے اپنی ذاتی اصلاح کی طرف بھی بہت کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ جھوٹ پکڑے جانے پر نہ صرف ہم اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہیں بلکہ جماعت اور (دین حق) کی بدنامی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ پھر بعض دوسری بداخلاقیاں ہیں۔ بعض نوجوانوں کا غلط قسم کی صحبت میں اُٹھنا بیٹھنا ہے۔ پھر میاں بیوی کے گھریلو جھگڑے ہیں، پہلے بھی مَیں نے عرض کیا، جن میں بعض اوقات پولیس تک معاملے پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں پھر کوئی نہ کوئی فریق غلط بیانی سے کام لیتا ہے۔ تو بہرحال یہ سب چیزیں جماعت کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں اور معاشرے میں غلط اثر قائم ہو کر (دعوت الی اللہ) میں روک کا بھی باعث بنتی ہیں۔ پھر اس کے علاوہ اگر غلط بیانی کی عادت پڑ جائے تو جماعت کے اندر بھی اپنے معاملات میں جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے اور پھر اس جھوٹ سے ہر معاملے میں بے برکتی پڑتی چلی جاتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس سے گھروں میں بھی بچوں پر بُرا اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ بات کا اثر نہیں ہوتا۔ کئی بچے بچیاں مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ ہمارا باپ باہر بظاہر بڑا نیک شریف اور سچا اور کھرا مشہور ہے۔ خدمت کرنے والا بھی ہے لیکن گھروں کے اندر ہمیں پتہ ہے غلط باتیں کرنے والا ہے اور سچائی سے ہٹا ہوا ہے۔ تو ایسے باپوں کا بچوں پر کیا اثر ہوگا یا ایسی ماؤں کا بچوں پر کیا اثر ہوگا جو غلط بیانی سے کام لیتی ہیں؟ اگر پوچھو تو پھر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے کہ ہم ٹھیک ہیں۔ سب ٹھیک ہے۔ تو پھر ایسے لوگوں کی (دعوت الی اللہ) کا اور بات کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ جن کے گھروں کے بچوں پر ہی اثر نہیں ہو رہا جن کے گھروں کے بچے ہی اُن سے غلط اثر لے رہے ہیں، اُن پر غلط اثر قائم ہو رہا ہے وہ باہر کیا اصلاح کریں گے؟

پس اس بات کا ہر احمدی کو بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم میں یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں اور بڑھ رہی ہیں تو پھر تو ہم اُن لوگوں میں شمار ہوں گے جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ احمدیت سچی ہے، حقیقی (دین) ہے۔ ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ''محبت سب کے لئے ہے نفرت کسی سے نہیں'' لیکن سب سے پہلے تو ہم نے اپنے گھروں کو محبت دینی ہے وہاں سچائی قائم کرنی ہے۔ اپنے عزیزوں، رشتے داروں کو محبت دینی ہے، اپنی جماعت کے افراد کو محبت دینی ہے، اپنے ماحول کو محبت دینی ہے، تبھی ہماری محبت وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی، تبھی سچائی سے آگے سچائی پھیلتی چلی جائے گی۔ ورنہ ہمارا یہ نعرہ کھوکھلا ہے۔ ہم جھوٹے نعرے لگا رہے ہیں۔ ہمارے گھروں میں تو بے چینیاں ہوں اور ہم دوسروں کو بلا رہے ہوں کہ آؤ اور سچائی کو پا کر اپنی بے چینیوں کو دور کرو۔ ہم دوسروں کو جا کر تو محبت کی (دعوت) کر رہے ہوں اور اپنے ہمسایوں سے ہمارے تعلقات اچھے نہ ہوں جس کا سب سے زیادہ حق ہے۔ قرآنِ کریم میں ہمسائے کا سب سے زیادہ حق لکھا ہے۔ (دین حق) میں سب سے زیادہ حق ہمسائے کو دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارا دینی بھائی بھی تمہارا ہمسایہ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215 مطبوعہ ربوہ)

یہ صرف گھر سے گھر جڑنا ہمسائیگی نہیں ہے بلکہ ہر دینی بھائی جو ہے وہ تمہارا ہمسایہ ہے اُس کا حق ادا کرو۔ پس اگر ہم سچے ہیں تو آپس کے تعلقات کو بھی مضبوط جوڑنا ہوگا ورنہ ہماری (دعوت الی اللہ) بے برکت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الصّف: 3) (کہ اے وہ لوگو) جو ایمان لائے ہو تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ کیونکہ اگر تمہارے عمل تمہارے قول کا ساتھ نہیں دے رہے تو یہ منافقت ہے اور اس میں کبھی برکت نہیں پڑ سکتی۔ اس سے ہمیشہ بے برکتی پیدا ہوگی۔ ایمان کو اپنے قول وفعل کے تضاد سے داغدار نہ کرو۔ جس سچے اور کامل نبی کے عاشقِ صادق کے ساتھ تم جُڑ گئے ہو یا جڑنے کا دعویٰ کرتے ہو اُس کے ساتھ حقیقت میں جڑنا تو تبھی ہوگا جب کوئی تم پر یہ کہہ کر انگلی نہ اُٹھائے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اگر یہ جھوٹا ہے تو ہر کہنے والا یہی کہے گا کہ یہ خود جھوٹا ہے تو جس کے ساتھ جڑ کر یہ سچائی کا اعلان کر رہا ہے تو اس کی سچائی بھی محلِ نظر ہوگی۔ تبھی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے ساتھ جڑ کر ہمیں بدنام نہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 145۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی فتح کے لئے سچائی کا ہتھیار ہے جو ہم نے استعمال کرنا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ (-) کی تعلیم سچی ہے، قرآنِ کریم سچا ہے اور اس تعلیم نے تا قیامت رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور اب کوئی نئی شریعت، کوئی نئی سچائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اُترنی۔ نبوت کے تمام کمال آپؐ پر ختم ہو چکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کا دعویٰ سچا ہے۔ آپ ہی وہ مسیح ومہدی موعود ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی اور اب (دین حق) کی ترقی احمدیت کی ترقی سے وابستہ ہے لیکن اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے، اس سچائی کے پھیلانے کے لئے جو احمدیوں کی ذمہ داری ہے اُس کو ادا کرنے کے لئے ہمیں اپنے عمل بھی سچے کرنے ہوں گے۔ اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے ہوں گے جس تعلیم کی ہم (دعوت) کر رہے ہیں۔ پس اگر ہم نے اُس غلبے کا حصہ بننا ہے جو (دین حق) کے لئے مقدر ہے انشاء اللہ، اگر ہم نے اُس غلبے کا حصہ بننا ہے جس کا وعدہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ بھی کیا ہے تو پھر ہمیں ہر آن اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم سچے ہیں؟ اپنے گھروں میں، اپنے ماحول میں، اپنے جماعتی معاملات میں، اپنے کاروباری معاملات میں ہمیں جائزے لینے ہوں گے۔ اگر جائزے بے چینی پیدا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں فکر کی ضرورت ہے۔ بیشک احمدیت کا غلبہ تو یقینی ہے انشاء اللہ اور اس غلبے کو ہم ہر روز مشاہدہ بھی کر رہے ہیں، لیکن سچائی کا حق ادا نہ کرنے والے اس غلبے کا حصہ بننے سے محروم رہیں گے۔

پس یہ لمحہ فکریہ ہے، غور کرنے کا مقام ہے، اس بات کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ سچائی کو پا کر ہم کس طرح اپنے عملوں کو جھوٹ سے پاک کرنے والے بنیں۔ ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہئے کہ جھوٹ شرک ہے۔ جن احمدیوں نے سچائی کے اظہار اور اسے قائم رکھنے کے لئے قربانیاں دی ہیں یا دے رہے ہیں وہ اصل میں شرک کے خلاف قربانیاں دے رہے ہیں۔ وہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ وہ جابر انتظامیہ اور حکومت اور ظالم مُلّاں کی اس بات کے خلاف قربانیاں دے رہے ہیں کہ اگر تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم اپنے مالوں کو محفوظ کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنے بچوں کا سکون چاہتے ہو تو پھر سچائی کو چھوڑ دو اور جھوٹ کو اختیار کر کے ہمارے پیچھے چلو۔ پس یہ قربانیاں کرنے والے جو مقصد ادا کر رہے ہیں ہم باہر رہنے والوں کا بھی فرض ہے کہ ہر وہ احمدی جو نسبتاً سکون سے زندگی گزار رہا ہے اُس کا یہ فرض ہے کہ سچائی کے معیار کو اتنا بلند کرے کہ جھوٹ اپنی موت آپ مر جائے۔ اور جب ہم نیک نیتی سے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہوں گے تو یقیناً جھوٹ کو فرار اور موت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

ابوسفیان نے فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی عرض کیا تھا کہ اگر ہم سچے ہوتے اور ہمارے معبود سچے ہوتے اور طاقتور ہوتے، کسی قدرت کے مالک ہوتے تو جس کسمپرسی کی حالت میں آپ مکہ سے نکلے تھے اور آپ کے ختم کرنے کی جو کوششیں ہم نے کی ہیں اُس کی وجہ سے آج آپ کی جگہ ہم بیٹھے ہوتے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ جس طرح آپ اپنی زندگی کے ہر معاملے میں سچائی کا اظہار کرتے رہے اور جس طرح آپ کے منہ سے ہمیشہ سچی بات کے علاوہ اور کچھ نہیں نکلا آج یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا اعلان کہ سچ اور صدق یہی ہے کہ اس عالم کون کا ایک خدا ہے، اُس کی عبادت کرو اُس کی بندگی کا حق ادا کرو وہی سچا خدا ہے۔ یقیناً آپ کا یہ اعلان بھی سچا تھا اور سچا ہے اور اسلام کا خدا یقیناً سچا خدا ہے اور اُس کے ماننے والے بھی سچے ہیں۔ اس لئے ابوسفیان نے اعلان کیا کہ مَیں بھی کلمہ پڑھتا ہوں اور اسلام میں داخل ہوئے۔

(سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد از علامه محمد بن یوسف صالحی جلد 5صفحه 217 فی غزوة الفتح الاعظم دارالکتب العلمیة بیروت 1993ء)

پس یہ تھے وہ سچائی کے نمونے جو دنیا نے دیکھے۔ جس نے سخت ترین دشمنوں کو بھی حق کی دہلیز پر لا ڈالا۔ پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو عظیم فساد کی حالت میں دیکھا اور سچائی کے نور سے اس فساد کو ختم کر کے باخدا انسان بنا دیا۔ مشرکوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ کفارِ مکہ کے تکبّر اور جھوٹ کو سچائی نے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں نے پارہ پارہ کر دیا آج حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی یہی وعدے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ کے ذریعہ بھی (دین حق) کا غلبہ ہونا ہے لیکن ہمیں باخدا بننے کی ضرورت ہے۔ سچائی کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمانوں کو قوی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ نظارے دیکھ سکیں۔ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، سچائی کو قائم کریں گے اور جھوٹ اور شرک کا خاتمہ کریں گے۔ پس آج سچائی کا اظہار اور صداقت کا قائم کرنا احمدیوں کا کام ہے۔ کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے صادقِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت کر کے سچائی کو دنیا میں قائم کرنے کا عہد کیا ہے اور عہدوں کے پورا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہم پوچھے جائیں گے۔ پس بڑے فکر اور خوف کا مقام ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم نے اپنے آپ کو سچائی کا نمونہ نہ بنایا تو پھر ہم کبھی توحید کو قائم کرنے اور اُس صدق کو پھیلانے والے نہیں بن سکتے جس کی تکمیل واشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔ وہ صدق جو آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا لیکن (-) کی ہی شامتِ اعمال کی وجہ سے وہ صدق آج دنیا سے مفقود ہے اور دنیا ظَھَرَ الْفَسَادُ (-) (الروم:42) کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں پر بے انتہا احسان کرنے والا ہے اُس نے حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے ذریعے ایک جماعت کو قائم کر کے اس کے دُور کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے ہیں۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعے ایک جماعت کا قیام کر کے ہمیں سچائی کے قائم کرنے کی اُمیدیں بھی دلا دی ہیں۔ پس ہر سطح پر اس فساد کو دور کرنا اور سچائی کو قائم کرنا اور اس کے لئے کوشش کرنا ہر اُس احمدی کا کام ہے جو اپنے آپ کو جماعت سے منسوب کرتا ہے۔ ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو گھروں سے بھی ختم کرنا ہے جو گھروں میں فتنے کا باعث بنا ہوا ہے۔ ہمیں اس فساد کو محلّوں سے بھی ختم کرنا ہے۔ ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو شہروں سے بھی ختم کرنا ہے اور ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو اس دنیا سے بھی ختم کرنا ہے تاکہ دنیا میں پیار اور محبت اور امن اور صلح کا ماحول قائم ہو جائے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس رسول کے ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے فتنوں اور فسادوں کو ختم کرنے آیا تھا جو دنیا کے لئے ایک رحمت بن کے آیا تھا، جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ (-) (سورۃ الانبیاء:108) کہ ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس دنیا میں سچائی کا بول بالا کر کے اور فسادوں کو دُور کر کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کا باعث بننا ہے۔ پس آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس اصدق الصادقین اور رحمۃ للعالمین کی سنت پر قائم ہوں۔ اپنوں کو بھی سچائی کے اظہار سے اپنا گرویدہ کریں، پیار و محبت کا پیغام پہنچائیں اور غیروں کو بھی صدق کے ہتھیار سے مغلوب کریں۔ پستول، بندوقیں، رائفلیں اور توپیں تو گولیاں اور گولے برسا کر زندگیوں کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں لیکن جو سچائی کا ہتھیار ہم نے اپنے عملوں اور اظہار سے چلانا ہے اور کرنا ہے یہ زندگی بخشنے والا ہتھیار ہے۔ پس اس ہتھیار کو لے کر آج ہر احمدی کو باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سچائی کے پھیلانے کا یہ روحانی حربہ استعمال کر کے دنیا کے سعید فطرتوں اور نیکیوں کے متلاشیوں کو جمع کر کے ان کے ذریعہ صدق کی ایسی دیواریں کھڑی کرنے والے بن جائیں جس کو کوئی جھوٹی اور شیطانی طاقت گرا نہ سکے۔ اور پھر یہ صدق کا نور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے وہ نور جو خدا تعالیٰ کے نور کا پرتَو ہے دنیا میں پھیلے اور پھیلتا چلا جائے، انشاء اللہ، اور دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر توحید کے نظارے دیکھنے والی بن جائے، اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ مَیں جمعہ کے بعد انشاء اللہ ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ ہمارے فیصل آباد کے ایک احمدی بھائی نسیم احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد رمضان بٹ صاحب کو دو تین دن ہوئے فیصل آباد میں شہید کر دیا گیا ہے۔ (-)۔

اِن کے دادا کے ذریعے سے اِن کے خاندان میں احمدیت آئی تھی جن کا نام غلام محمد صاحب تھا۔ اُن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ نسیم احمد بٹ صاحب 1957ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے اور پیدائشی احمدی تھے۔ 4رستمبر بروز اتوار کو نامعلوم افراد آپ کے گھر دیوار پھلانگ کر آئے اور فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ تین اور چار ستمبر کی رات کو یہ آئے تھے۔ آپ باہر صحن میں سوئے ہوئے تھے، آپ کو اُٹھایا اور نیند کی حالت میں آپ پر فائرنگ کر دی۔ دو فائر پیٹ میں لگے دوسرا کمر میں لگا، زخمی حالت میں آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا اور چار ستمبر کو صبح نو بجے آپ کی ہسپتال میں وفات ہوئی۔ شہادت سے قبل گولیاں لگنے کے بعد خود کو سنبھالا اور اپنی بیوی کو حوصلہ اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی وسیم احمد بٹ صاحب 1994ء میں اور پھر آپ کے تایا زاد بھائی نصیر احمد بٹ صاحب ولد اللہ رکھا صاحب کو گزشتہ سال شہید کیا گیا تھا۔ اس موقع پر بھی آپ نے بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ شہادت کے وقت مکرم نسیم بٹ صاحب کی عمر 54 سال تھی۔ ایک فیکٹری میں کام کرتے تھے۔ بااخلاق اور باکردار شخصیت کے حامل اور بڑے بہادر نڈر انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ (بیت) گھر سے کچھ فاصلے پر ہونے کے باوجود نماز جمعہ باقاعدگی کے ساتھ (بیت) میں جا کر ادا کیا کرتے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ بیوی بچوں کے ساتھ بہت محبت اور شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ہمدردی خَلق اور غریب پروری نمایاں خُلق تھا۔ ان کے لواحقین میں اہلیہ آسیہ نسیم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹیاں سندس ناز شادی شدہ ہیں غلام عباس صاحب کی اہلیہ۔ زارا نور صاحبہ یہ بھی شادی شدہ ہیں۔ سارہ کوثر صاحبہ یہ بھی شادی شدہ ہیں۔ شمائلہ کنول بعمر پندرہ سال، یہ نویں کلاس میں پڑھ رہی ہیں اور بیٹا عزیزم سافر رمضان گیارہ سال کا ہے، چوتھی جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ ایک بیٹا ان کا پچھلے سال بیماری کی وجہ سے بائیس سال کی عمر میں وفات بھی پا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نمازِ جمعہ کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نمازِ جنازہ ادا ہوگی۔

(خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

یہ جو شہید ہوئے ہیں ان کے دو دن بعد فیصل آباد میں ہی ہمارے جماعت کے سیکرٹری امور عامہ تھے اُن کے اوپر فائرنگ کی گئی اور چار گولیاں اُن کو لگی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ کل تک کریٹیکل (Critical) حالت تھی۔ اللہ کے فضل سے اب کچھ بہتر ہیں۔ اُن کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ انہیں پیٹ میں اور گردن پر اور بازو پر گولیاں لگی تھیں۔ ان کی انتڑیوں کو کافی زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ مرمت کی گئی ہیں اور کچھ کاٹی ہیں۔

اسی طرح کل ہی لاہور میں ایک احمدی کی کار روک کے فائرنگ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ایک گولی مِس (Miss) ہوئی دوسری چل نہیں سکی۔ بہر حال مخالفت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ عائشہ رضوان صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عامر رضوان صاحب مرحوم (ڈینٹل سرجن) ومکرمہ فارماسسٹ صالحہ صدیقہ صاحبہ (اسسٹنٹ پروفیسر لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی حال طالبہ Ph.D مقیم ملائیشیا) نے امسال یونیورسٹی آف کیمبرج کے امتحان A لیول میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں مضامین میں A* حاصل کیا ہے اور ایک اضافی مضمون میں بھی A گریڈ حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ قبل ازیں طالبہ موصوفہ نے O لیول میں بھی 8As حاصل کئے تھے۔ موصوفہ نے A لیول بیکن ہاؤس لبرٹی لاہور سے کیا ہے۔ مکرمہ عائشہ رضوان صاحبہ مکرم ملک ناصرالدین خان صاحب مرحوم آف محمد نگر لاہور ابن حضرت ماسٹر محمد طفیل خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی موصوفہ کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ معدہ میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی فاریہ حسین واقفہ نو عمر 9 سال کے دل کا آپریشن مورخہ 8/اکتوبر 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیابی سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ بہت بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیزہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم آفتاب احمد مظہر صاحب کے نکاح کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ مورخہ 15/اکتوبر 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سبیکۃ العقیان صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید خان صاحب سکنہ ڈیرہ غازی خان سے مبلغ دو لاکھ دس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور ثمر آور بنائے۔ آمین

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کرلیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کرلیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

حضرت مولوی قطب الدین صاحب
رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ولادت: 1851ء

بیعت: 1892ء

وفات: 25/اکتوبر 1948ء

حضرت مولوی قطب الدین کی پیدائش بمقام چدھڑ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام مولوی غلام حسین صاحب تھا جو کھوکھر راجپوت تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ ازاں بعد ضلع جہلم کے مشہور عالم دین (یکے از 313) مولوی خان ملک کھیوال سے عربی علم حاصل کیا۔ جن ایام میں آپ لدھیانہ میں مولوی عبدالقادر صاحب سے پڑھتے تھے وہاں میر عباس علی لدھیانوی بھی پڑھنے آتے تھے۔ انہی دنوں سرسید احمد خان بھی لدھیانہ آئے تھے۔

حضرت مسیح موعود لدھیانہ تشریف لے گئے جہاں آپ کے قیام کا بندوبست محلّہ نواں پنڈ میں تھا۔ ریلوے سٹیشن پر پچاس آدمی استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت اقدس گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مولوی صاحب کا بیان ہے کہ حضرت اقدس کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی آنکھیں پُرنم ہوگئیں۔ طبیعت نے پلٹا کھایا اور یوں معلوم ہوا کہ پاؤں تلے سے زمین نکلی جارہی ہے۔ دل پر ایسا اثر ہوا کہ جسم اندر سے پگھلا ہوا محسوس ہوا۔ اس وقت حضرت اقدس کا دعویٰ ماموریت تھا۔

جب پہلی مرتبہ قادیان گئے تو ایک نشان کے گواہ ٹھہرے جس دن حضرت صاحب کے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا واقعہ ہوا اس دن آپ بھی قادیان میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔

بیعت سے قبل آپ نے ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حضور کو صادق سمجھتا ہوں لیکن جس رنگ کا اثر اہل اللہ کی صحبت کا سنا جاتا ہے وہ حضور کی صحبت میں بیٹھ کر اپنے اندر نہیں پاتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ ملک کا چکر لگائیں اور دیکھیں کہ جس قسم کے اہل اللہ آپ تلاش کرتے ہیں اور جو اثر آپ چاہتے ہیں وہ دنیا میں کہیں موجود بھی ہے یا نہیں۔ چنانچہ آپ نے اس غرض سے اجمیر، بمبئی، حیدرآباد دکن، کلکتہ وغیرہ کا چکر لگایا اور واپسی پر حضرت اقدس سے بٹالہ میں ملاقات ہوئی۔

اسی عرصہ میں آپ کو ایک شخص چراغ دین ٹھیکیدار کے ذریعہ حضرت اقدس کی کتاب ازالہ اوہام ملی۔ بدوملہی کے نمبردار کو لے کر آپ قادیان پہنچے۔ حکیم مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) کی تحریک پر آپ نے حضرت اقدس کی بیعت 1892ء میں کی۔

حضرت اقدس کی کتب میں ذکر:

حضرت اقدس نے آئینہ کمالات اسلام میں شرکاء جلسہ 1892ء میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ آریہ دھرم میں پُرامن جماعت کے احباب ساکنین قادیان میں آپ کا نام درج ہے۔ نیز کتاب البریہ میں پُرامن احباب کا ذکر کرتے ہوئے واعظ ...... بدوملی اور سراج منیر میں آپ کا نام چندہ دہندگان میں ہے۔ نورالقرآن میں آپ کا نام ان احباب میں جو امام کامل کے پاس حاضر ہیں نمبر 3 پر تحریر ہے۔

سلسلہ احمدیہ کے لئے خدمات:

ایک دفعہ حضرت اقدس نے آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے لاہور بھیجا تو چھ مہینے لاہور میں فریضہ دعوت الی اللہ سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح حضرت اقدس نے آپ کو کئی دفعہ امرتسر، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، فیروزپور، لدھیانہ، انبالہ، رڑکی اور سہارنپور وغیرہ بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر ہجرت کی تحقیقات کے لئے حضرت اقدس کی تحریک پر آپ نے اپنے تئیں پیش کیا لیکن بعد میں کسی وجہ سے سفر نصیبین کی تجویز رہ گئی۔

وفات: تقسیم برصغیر کے وقت اکتوبر 1947ء کو راولپنڈی میں سکونت اختیار کی اور 25/اکتوبر 1948ء میں وفات پاگئے۔ (اصحاب صدق وصفا ص 28)

درخواست دعا

مکرم مدثر نذر چیمہ صاحب ابن مکرم ماسٹر محمود انور چیمہ صاحب دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بڑی بیٹی تمثیلہ مدثر واقفہ نو عمر 8 سال گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ اور سارے جسم پر سوجن کی وجہ سے کافی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔

رعایتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر واعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے ومثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

بیگم نصرت بھٹو انتقال کر گئیں: سابق وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی اہلیہ، سابق وزیراعظم پاکستان بےنظیر بھٹو کی والدہ اور موجودہ صدر مملکت آصف علی زرداری کی خوشدامن، بیگم نصرت بھٹو 23 اکتوبر 2011ء کو دوبئی کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ آپ 23 مارچ 1929ء کو ایران کے شہر اصفہان میں پیدا ہوئیں۔ ان کا تعلق ایران کے امیر خاندان حریری سے تھا۔ ان کے والد تاجر تھے اور کراچی رہائش اختیار کر لی تھی۔ 1951ء میں بیگم نصرت بھٹو کی شادی ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ ہوئی۔ 4 اپریل 1979ء کو ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیئے جانے کے بعد بیگم نصرت بھٹو نے پیپلز پارٹی کی قیادت سنبھالی 1982ء میں بیگم نصرت بھٹو کینسر کے مرض میں مبتلا ہو گئیں۔ وہ طویل عرصہ سے اس مرض میں مبتلا رہنے کی وجہ سے کومے میں تھیں۔ ان کی تدفین آبائی قبرستان گڑھی خدابخش میں ہوگی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔اکتوبر

طلوع فجر	4:51
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:28

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز، کیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130 Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلرڈاپلر الٹراساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
دوران Fetal Doppler detector اور CTG
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199

042-36625923
0322-4595317
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
0334-6372030
047-6214226
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد

البشیر
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Seminar Study in
→ CANADA → UK
→ AUSTRALIA → USA
31st Oct to 5th Nov
Monday to Saturday
11:00am to 6:00pm
Office Education Concern®
(Opposite Gourmet Restaurant)
Education Concern® (British Council Trained Education Consultants)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada & Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310 / 03028411770
www.educationconcern.com / info@educationconcern.com
EC Education Concern®

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی، جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
گلٹیاں اور رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمن ربوہ: 0308-7966197

شادی بیاہ و نکاح کی تقریب کی ویڈیو و فوٹوگرافی کیلئے
ربوہ میں پہلی بار
لیڈی موی میکر اینڈ فوٹوگرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو و فوٹوگرافی لیڈی موی میکر اینڈ فوٹوگرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532,0333-3532902

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
شاہد الیکٹرک سٹور
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605

بلڈنگ کنسٹرکشن
خداتعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کروائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
042-37223228
37357309
0301-4020572
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ